کلپ برچھ تین سرس تو باگ درزن کو جان
ساگر بکسو لکھن کو جل جنترن مس آن

کلپ برچھ درخت طوبےٰ سرس زیادہ باگ درمن درختان باغ ساگر دریا جل جنتر نل آب و فوارہ مس حیلہ حاصل دوہا درخت طوبےٰ سے درختان تیرے باغ کو بہتر تصور کرکے دریا بہ تمنا مشاہدہ ازرا فوارہ نکلا ہے

گریکھم رت برنن دوہا

دہوپ چٹک کر چیٹک ار پہانسی پون چلاے
مارت دوپہر بیچ تیہ یہ گریکھم ٹہگ آے

دہوپ چٹک دہوپ تیز کرکے چیٹک شعبدہ پہانسی کمند پون ہوا چلای چلاتی ہے تیہ عورت یہ گریکھم یہ گرما ٹہگ غارتگر حاصل دوہا دہوپ تیز کا شعبدہ کرکے اور ہواے گرم کی پہانسی چلاکر یہ عورت گرما کہ جو غارتگر ہے عین وقت دوپہر مین مارتی ہے

پنہ یعنی ایضاً

چھٹت نہ ہی نل نیر جل دل سج چیت لی آے
نرکہہ ندا گہہ انیت کون چلیو پہان بین دہاے

چھٹت نہ چھوٹتا نہین ہے لی لیکر نل نیر فوارہ جل آب دل سج فوج آراستہ کرکے چیت لی ای زمین سے نکلکر نرکہہ دیکہ ندا گہہ جیسہ گرما

انیت ظلم و تعدی بھان آفتاب حاصل دوہا فوارہ سے پانی نہین نکلتا ہے بلکہ بمعائنہ ظلم و تعدی موسم گرما ماہ جیٹھ لشکر آب زمین سے براہ فوارہ عبور کرکے آفتاب پر یورش کرتا ہے کہ ظلم و تعدی گرما کو دور کرے ۵

جل کیل دوہا

ہر جیشٹ یون تین کر لہہ جل کیل انند

منون کمل چہون اور تین نکتن جھوریت چند

ہر کنہیا جی تین عورات جل کیل آب بازی آنند خوش جھورت ڈالتا ہے حاصل دوہا کنہیا اسطرح سے عورات کو دریا مین ہنگام آب بازی چھینٹے دیتے ہین کہ گویا کملون پر ہر چار طرف سے ماہتاب بارش مروارید کرتا ہو کملاے کنول مراد از چہرہ عورات و ماہتاب مراد از چہرہ کنہیا و مروارید مراد از قطرات آب ۵

پاوس رت برنن دوہا

پاوس مین سرلوک تمین جگت ادہک سکھ جان

اندر بدہو جا مین سدا چھت بہرت ہین آن

پاوس موسم برسات سرلوک عالم بالا جگت دنیا ادہک زیادہ سکھ جان آسایش سمجھ اندر بدہو عروسک سدا ہمیشہ چھت زمین بہرت خرامان حاصل دوہا قول شاعر کہ اس موسم برسات مین عالم بالا سے زیادہ عیش و آرام اس دنیا مین ہے تصدیق اوسکی یہ ہے کہ ہمیشہ اس موسم مین عروسک عالم بالا سے دنیا مین آکر عیش و آرام کرتی ہین قاعدہ

عروسک موسم برشکال مین ہمراہ آب آسمان سے برستے ہین ٭

چھند یعنی ایضاً

جھول جھول تیہ سکمت ہین گنگن چڑہی کی ریت

آج کالہ مین آئی ہین سرنارن کو جیت

تیہ عورت سکمت خوش گنگن آسمان ریت طریق سر ناری عورات عالم بالا جیت شرمندہ کرکے حاصل دوہا موسم برسات ہین عورات نہایت ذوق وخوشی خاطر سے ہنڈولا جہولتی ہین اور خوشی خاطر کیون نہ حاصل ہو کہ مرتبہ بلند ہونیکا طریق ہی یہہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ عورات اپنے حسن وخوبی سے عورات عالم بالا کو آجکل خجل کرکے خوش و خورم زمین پر آئی ہین ٭

سرورت برنن دوہا

چند بدن چمکائے کے کھنجن درگ بہڑکائے

سکل دہرا کو چہلت ئے سرو ایسرا آئے

چند بدن ماہ چہرہ کہنجن درگ صعوہ چشم سکل سب دہرا زمین چہلت فریفتہ کرتی سرو فصل کا نام یعنی آغاز موسم سرما ایسرا پری حاصل دوہا یہہ سرد پری کہ آغاز موسم سرما سے مراد ہے ماہ چہرہ کو روشن کرکے اور صعوہ چشم کو بہڑکا کر تمام مخلوق کو خود رفتہ وفریفتہ خود کرتی ہے اس موسم مین ماہ نہایت صاف وروشن ہوتا ہے اور صعوہ بھی اسی موسم مین بعد بارش اپنے آشیانہ سے نکل کر آبادی مین آتا ہے ٭

ہیمنت رت برنن

ہیم سیت کی ڈرن تین سکت نہ اوپر جائے
رہیو اگن کو پائے کی دہوم بہوم مین چہائے

ہیم برف سیت سرما دہوم دخان بہوم زمین حاصل دوہا کثرت کبرف باری اور سرما سے دخان آسمان کو نہین جاسکتا آگ کو پاکر زمین پر چہایا رہتا ہے +

سسرت برنن دوہا

پرگٹ کہت یا سسر مین روکہہ روکہہ کی پات
بچہرن کو چیت ہون دہرین سوکہہ جات ہی گات

پرگت ظاہر سسر نام فصل روکہہ روکہہ درخت پات برگ بچہرن مہاجرت گات جسم حاصل دوہا اس موسم مین درختوں کا ہر برگ علانیہ یہہ کہتا ہے کہ جو وقت ہمکو جدا ہونے کا درخت سے خیال گذرتا ہے تمام جسم خشک ہوجاتا ہے +

لیلا ہاو دوہا

سیام بیکہہ سج کی گئی رادہی درپن دہام
ہو لو بیکہہ چکت بہی جت دیکہی تت سیام

سیام نام کنہیا رادہی نام معشوقہ کنہیا درپن دہام آئینہ خانہ بیکہہ صورت چکت متعجب حاصل دوہا رادہے کنہیا کی صورت

بناکر آئینہ خانہ مین گئین وہان اپنی شکل بدلنا بھول گئین جسطرف نظر کی اوسی طرف کنہیا نظر آسے سخت متعجب ہوئین ۔

بلاس ہاؤ دوہا

درگن جور اٹھلاے اور بھوہین کر بلسائے

کامن پیئہ ہیئہ کو دین موُد بہرت سی جائے

درگن جور آنکھہ ملاکر اٹھلای نازو کرشمہ بلساے جنبش سے گامن عورت مود خوشی حاصل دوہا آنکھہ ملاکر ناز و کرشمہ سے بہ جنبش ابرو و دست نایکا نایک کی آغوش دلکو انبار خوشی سے پُر کر رہی ہے ۔

للت ہاو دوہا

سکل بھوکھن کون جدپ تو جیب رہی سنگار

بلی کنہہ بدہ اننہ بہار ی پیئہ پہین جبہی نار

سکل سب بھوکھن زیور بھار بار حاصل دوہا تیرے خوبی حسن اگرچہ تمام زیور کو رونق دے رہی ہے یعنی تیرا تمام جسم زیور سے آراستہ ہے مگر اسقدر بار اوٹھاکر مطلوب کے پاس جانے کی تو متحمل کب ہو سکتی ہے ۔

بچھیت ہاو دوہا

سیام لال ان تلک تو یہ رنگ کنہون مال

شُوتن کو رنگ سیام دی رنگیو سیام کو لال

سیام سیاہ لال سرخ تلک قشقہ بہہ رنگ یہہ طور بال عورت سوتن زنان انبالغ سیام نام طالب حاصل دوہا قول سکہی کا نایکا سے کہ تونے جو بحالت بیخودی قشقہ سرخ و سیاہ پیشانی پر لگائے ہین ادنہون نے یہہ خوبی پیدا کی کہ زنان انبالغ کو بمقابلہ خوبی خود سیاہ فام اور طالب کو سرخ کردیا بقول لیکہد ہے بگڑی ادا لاکہہ بنا وٹ کے برابر

بیوگ ہاو دوہا

بَات ہوئی سُو دُورِ تین دیجی ہُو نہہ سُنائے

کَاری ہَاتن جِن گہُو لال چُو نری رآئے

نایکا بحالت ملال کمال اپنے طالب سے کہ جو سیاہ فام ہے کہتی ہے کہ جو بات تمکو کہنا ہو دور سے کہدو اپنے دست سیاہ میری چونری سرخ مین مت لگاؤ٭

کلکنچت ہاو

رِتُو سیر کی سَس مین سو اتک نِنج چہا نہہ بہرآئے

ڈَری جہکی رُوئی بہر و بہسی آپ کُو پائے

سو مہادیو سس ماہتاب سو اپاربتی تک نج چہانہہ دیکہہ اپنا سایہ بہراسے متحیر ہوئین ڈری ڈرگئی جہکی غصہ کیا روی گریہ کیا بہر پہر حاصل دوہا پیشانی مہادیو پر جو ہلال ہے اوسمین پاربتی اونکی زوجہ نے اپنے عکس کو دیکہکر شک کیا کہ کوئی دوسری عورت ہے لہذا ڈرین اور غصہ ناک ہوئین اور روئین اور پہر سمجہین کہ کوئی عورت

غیر نہین ہے میرا سایہ ہے اسواسطے ہنستی ہون +

بہتترم ہا و دوہا

بیندی ارن کپول دی لال دیٹھونان بہال

اِیہہ بدہ کنیہ من ہرن بہیہ چلی نویلی بال

بندی ارن ٹیکی سرخ کپول رخسار دیٹھونان نشان سیاہ کاجل کا جو واسطے دفع نظر بد پیشانی پر بناتی ہین بہال پیشانی نویلی نوعمر بال عورت حاصل دوہا بندی سرخ بعوض پیشانی رخسار پر لگائے اور دیٹھونان سیاہ کے عوض مین سرخ بنا ہے ہوئے اسطرح سے یہہ نایکا نوعمر بحالت خود رفتگی کے فریفتہ کرنے کو جاتی ہے +

بود ہک ہا و دوہا

مانگ بیچ دہر آنگری ڈہانپ نیل پٹ بہال

اروہ نسا سس چہپت بہیہ سین بتائی بال

نیل پٹ پارچہ لاجوردی بہال پیشانی اروہ نسا نصف شب سس ماہتاب سین اشارہ بال عورت حاصل دوہا اس نایکا نے طالب کیطرف دیکھہ درمیان مانگ کے انگلی رکھی اور دوپٹہ لاجوردی سے اپنی پیشانی کو چہپایا یعنی باشارہ وعدہ مواصلت نصف شب وقت غروب ماہ کا کیا مانگ پر انگلی رکہنا مراد نصف شب سے ہے اور پیشانی چہپانے سے مراد غروب ماہتاب سے ہے +

مدہ ہا و دوہا

رُوپَ گَرَبَ جُوبَن گَرَبَ مَدَن گَرَبَ کِی جُورَہ

بَالَ دِرِگَن مِین مَدبھَرِین آوَت چَلِین ہِلُورَہ

روپ گرب غرور حسن جوبن گرب غرور جوانی مد گرب غرور شہوت جور طاقت بال عورت درگن آنکھوںمین مدبھرین نشہ و غرور بھری ہوئی ہلور موج حاصل دوہا غرور حسن و غرور جوانی و قوت شہوانی کے زور سے اس نایکا کی آنکھوںمین نشہ کی ہلور چلی آتی ہے ؛

سنو بھاوداہرن

اِیکَ سَکھِین کرلی چَہرِین بَنت چَکورَن دَہاے
بھگاتی ہے
اِیکَ بھَنورَ کِی بھِیرَ کُون مَارَت چَنورَ ڈُدلاے

اس نایکا ماہ چہرہ کنول چشم کے گرد ہجوم چکور و زنبور سیاہ کا دیکھا ایک مصفا چھڑی سے چکوروں کو اور دوسری چنور سے بھنوروںکو مار مار کر بھگاتی ہے مراد زیادہ خوبصورتی نایکا سے ہے کہ جسکے چہرہ کو چکوروں نے ماہ کامل اور جسکی آنکھہ دبوے خوش کو بھنوروں نے کنول بہ یقین سمجھا ؛

کانت اوداہرن

مُکرَ جَھلَتَا لہہ کَہِی کَنوَلَ مرِدُلتَا بَاسَ

تو تُوآنَن کِی مِلَن کِی سُبرَن رَکھِی آسَ

مکر آئینہ جھلتا صفائی مردلتا نزاکت باس خوشبو سبرن طلا آنن چہرہ حاصل دوہا اے نایکا تیری چہرہ مخزن خوبی سے آئینہ نے

صفائی پانی اور رنگ گل کنول نزاکت وخوشبو کے بیان مین رطب اللسان ہے اور رطلا کو آرزو سے ملازمت ہے ❊

دیپت اوداہرن

چند چہان بدہ نکہہ رچی تن چیلا سو ٹہان ❊ ❊

تا پر اوپ دہری کہری تو تو پوچہے آن

چند چہان خلاصہ نور ماہ بدہ خالق تن جسم چیلا برق اوپ آب وتاب حاصل دوہا اے نازنین خالق نے خلاصہ نور ماہ لیکر تیرا چہرہ اور خلاصہ برق لیکر تیرا تمام جسم بنایا اور آب وتاب مزید بران بخشی اسطرح سے تو آراستہ ہوکر خلق ہوئی ہے ❊

دہیرت اوداہرن دوہا

دیپ تہاری نیہ کو برت رہت ہیہ ماہہ

بات چہون دس کی سہی جہبت کیہون ناہہ

دیپ چراغ نیہ محبت ہیہ دل بات ہوا چہون دس چارسو حاصل دوہا قول نایکا کا نایک سے کہ چراغ تمہاری محبت کا ہردم میرے خانہ دل مین روشن رہتا ہے اور ہرچار سو کی ہوا کا گزند اگرچہ اوسکو پہونچتا ہے مگر وہ کسی طرح سے خاموش نہین ہوتا ہے ❊

اتہہ ساتوک بہاؤ

پیتہ تنک تہک آدہ برن کہہ پلک سو یدتین چہائے

ہوئے بیرن کنپت گری تیہ آنسوا دہرائے ❊

پییہ تک شوہر کو دیکھکر تھک بحالت سکتہ ادہ برن سخن ناتام پلک
فرط خوشی سو یدہ غرق بیرن رنگ فق کنپیت گری لرزان گری
تیہ عورت انسواد بھرای اشک روان ہوے حاصل دوہانیا یکا
بعد مدت شوہر کو دیکھکر فرط خوشی سے بحالت سکتہ ہوئی سخن ناتمام رہا جسم
عرق مین غرق ہوا رنگ فق لرزان زمین پر گری اور سیل اشک آنکھون
سے روان ہوا ؛

سنگار رس اوداہرن

مُوہن مُورتِ لال کی کامن دِیکھہ سُو بہاے

رِیجھہ چِھکی مُوہی جکی تھکی رہی ٹک لاے

موہن فریبندہ مورت صورت لال شوہر کامن نازنین ریجھہ
عاشق ہوی چھکی آسودہ ہوی موہی فریفتہ ہوی جکی متحیر تھکی درماندہ
ہوی رہی ٹک لای محو تماشا رہی حاصل دوہا فریبندہ
صورت شوہر کی نایکا نظر محبت سے دیکھکر عاشق ہوئی آسودہ ہوئی فریفتہ
ہوئی بحالت سکتہ درماندہ ہوکر محو تماشا رہی ؛

سنجوگ سنگار اوداہرن

لی رَت سُکھہ بِپریت جیو مَن رَچی پریا اورِیت

راو نوپرن بین بہی ایک رسنان کی جیت

لی لیکر رت سکھہ بپریت مباشرت برعکس رچی خوش ہوئی پیر یا مطلوبہ
میت طالب راو آواز نوپرن زنگولہ بین بھی خوش آواز

رسنان زبان حاصل دوہا طالب ومطلوبہ دونوجیسی مباشرت برعکس سے باہم خوش ہوے اوسیطرح زنگولہ بازبان ایسے خوش آواز ہوئے کہ خوبی زبان کو جیت لیا یعنی زبان نے خاموشی اختیار کی ؛

اتھہ ہوگ تدہ سرتا نراگ

تجاہ بات سن کی بہی تن من کی گت آن

تا کہہ دکہائین کامنی کیون رہ ہین پران

تن جسم من دل گت حالت کامنی زن جین پران جان حاصل دوہا قول ناۓ کا یکہی سے کہ جس مہ جبین کا ذکر سنکر میرے جسم و دل کی حالت غیر ہوگئی اوسکی مواصلت مین کیونکر میری جان جسم مین رہے گی ؛

پور با نراگ مین درشٹا نراگ

ہین ہنسکیا ماتہہ ستہہ ڈیٹھہ رہی کوس ڈار

سوسن ناکھن لی گی دیہہ دہی کوبن ڈار

ہین سینہ ہنسکیا ہنسکی مانہہ ہین ستہہ ستہہ کر ڈیٹھہ نظر رہی نام آلہ جوہلی ناکہن کہتن حاصل دوہا قول نایک کا نایکا کی سکہی سے کہ یہہ نایکا نظر کی آری میرے سینہ کی ہنسکی مین ڈالکر کہتن دلکو نکال لیگئی اور یہی جسم کو چھوڑ گئی ؛

کرمان اودا ہر

پیہ درگ ارن جیتی بہی یہہ تیہ نکہہ گت آئے

کل ارنیا لکہہ منون سس دُت گہٹی بنائے

درگ آنکہہ ارن سرخ ارنتا سرخی سس ماہتاب دت چک

حاصل دوہا طالب کی آنکہہ سرخ دیکہکر مطلوبہ کے چہرہ کی حالت غیر ہوگئی گویا سرخی گل نیلوفر سرخ کو دیکہکر ضیا ماہ گہٹ گئی گل نیلوفر سرخ مراد از چشم طالب و ماہتاب مراد از چہرہ مطلوبہ ظاہر ہے کہ گل نیلوفر سرخ وقت طلوع آفتاب شگفتہ ہوتا ہے اور بحالت شگفتگی سرخی گل مذکور نمود ہوتی ہے اور طلوع آفتاب مین روشنی ماہ زایل ہوجاتی ہے ؛

دان اپاے دوہا

بیٹھی ہین بنج گون کنہہ لال مالتی پہول

جہہ لہہ توسیئہ کمل تین کڈہی مان ال ٹول

بنج خود گون مکلاوہ مالتی پہول گل چنبیلی ہیہ دل مان ملال و غرور ال اے سکہی تول بنبہ حاصل دوہا تول سکہی کا نایکا سے کہ تیرے شوہر نے جو بتقریب مکلاوہ گلہاے چنبیلی بہیجے اوسکو بین کر تیرے دل کنول مین جو بنبہ ملال تہی وہ نکل گئی گل کنول کے اندر خاک مثل بنبہ منجمد ہوتی ہے

بہیدا پاے دوہا

ڈوس اگن کی اینچ سون تون جن جاری نانہہ

تہہ ترور دہیت نہین رہیت جاکی چہانہہ

روس غصہ اگن آتش نا نہہ شوہر تر ورد رخت دیت جلاتی
حاصل دوہا قول سکھی کا نایکا سے کہ تو آتش غصہ سے اپنے شوہر کو
مت جلا کیونکہ جس درخت کے سایہ مین رہتے ہین اوسکو جلاتی نہین ؛

پرسنگ ہنس ایا سے دوہا

کہت پران جو رین کون تپوت ہین کرمان
تی سب چکی ہوہنہ گی اگلے جنم نداآن ؛

پران کتب تاریخ رین رات تپوت ہین جلاتی ہین کرمان کرکے
سنج وغرور چکی سرخاب اگلی جنم ولادت آیندہ ندان ضرور حاصل دوہا
قول نایک کا سکھی نایکا سے کہ کتب پارینہ مین لکھا ہے کہ جو عورات بوقت شب
اپنے طالب کو باظہار ملال وغرور آتش فراق وحسرت مین جلاتی ہین وہ سب
باعتبار تناسخ ولادت آیندہ مین سرخاب ہونگے کہ تمام شب سرخاب آتش
فراق مین جلتی رہتی ہے ؛

پریاس بہوگ

سو آسادن کو گئی برہن پہپ منگائے ؛
پرست پہپ بہشم بہی تب شیو دی جڑ ہائے

سوا پاربتی مناون پرستش برہن مہورہ پہپ گل پرست
چہونے سے بہسم خاکستر شیومہادیو حاصل دوہا یہہ نایکا
مہور نزدیک پاربتی کے مراد مانگنے اور پہول جڑہانے کو گئی چنانچہ جسوقت
اوس نے پہول چہوے تو بوجہ سوزش فراق گرمی ہاتہہ سے وہ پہول

خاکستر ہوگئے لہذا وہ خاکستر مہادیو کو چڑہائی کہ مہادیو جسم مین خاک ملتی ہین ❊

کرنا یوگ دوہا

سُکھ لی سنگ جنہہ تجِ گئی پیتم رہیا کاج

سُو پران دُکھ پائے کی چلیو چہت ہی آج

سکھ آسایش تج گئی چہوڑ گئی رہیا حفاظت پران جان حاصل دوہا قول نایکا کا سکہی سے کہ جملہ اثاث آسایش شوہر میرا سفر مین اپنے ہمراہ لے گیا فقط جان کو برا حفاظت قالب میرے پاس چہوڑ گیا تہا اب آج وہ بہی بقصد فراق سے رخصت ہونا چاہتی ہے ❊

سندیس دوہا

پکڑ بانہہ جن کر دیئے برہ سترو کے ساتہہ

کہیو ری وا نٹھر سون ایسی گہتیت ہاتہہ

برہ ہجر سترو دشمن نٹہر بے رحم حاصل دوہا قول نایکا مہجور کا سکہی سے کہ شوہر بے رحم سے یہہ کہدینا تو نے میرا بازو پکڑ کر حوالہ ہجر دشمن کے کیا ایسا ہی کوئی دستگیری کرتا ہے جیسی تو نے میری کی ❊

پاتی دوہا

بتہا کتہا لکھ انت کی آپنین آپنین بیتہہ

پاتی دے ہین آور سب ہوون دیہون بیتہہ

بتہا کتہا حکایت رنج و غم انت انجام پاتی خط جیسے جان حاصل دوہا

قول نایکا مجور کا سکھی قاصد سے کہ ہر ایک تجھکو حکایت رنج و غم فراق کا خط لکھہ لکھہ کر بنام طالبان خود دیگی اور مین بعوض خط اپنی جان دونگی ؛

دیگر نایکا برہن بزبان ریختہ

در وزن رباعی بستہ کہ

این دو رباعی ازاست

سُکیا

ازبسکہ حیا دوست ہی وہ مایۂ ناز | اسطرح سے ہی اوسکے سخن کا انداز
خامی کی زبان سِن جیون نکلے حرف | پر کان تلک نہین پہونچتی آواز

بشتر بدہ بنودہا

آتے ہین اگرچہ خوب ایام شباب | پر کچھہ اسکا چھٹا ہے اب خوف وحجاب
تدبیر کئی رہی ہے یون نایک بار | جیون آگ مین زور سے دو کے سیماب

نعت

نُور اللہ تین اوّل نُور محمدؐ کو پرگٹو شبہہ آئے
یا جہین بہی تہون لوک جہان لگ او سب سِرشٹ جو دِر دکہائے

آدِ دلیل سُوانت کی کی رسلین جو بات یہی مَن پائے
تب لگ نہ پاوی الاکون کیہون جو لُون محمدؐ مین سمائے

نور الٰہی سے اوّل نور محمدؐ ظاہر ہوا اس بعد ہر سہ عالم وتمامی محسوسات

پیدا ہوے پس جو دلیل ابتدا ہے وہی انتہا مین یقین ہوتی ہے رسلین
کہتے ہین کہ تا وقتیکہ عشق محمدؐ دلمین نہوگا کوئی شخص اللہ کو پا نہین سکتا ہے

کبت در منقبت

پِرَ بُھو کُون نَہ چِینہُوانِ مَن پیری ایک چِھن بیدا اَو پُران کو کِیو نہ چِیت چاو دیئی
تَج دُوآر ایس کو تُو آیو سیس مانس کو بیٹ ہی کی کاج سلاج کھوے با دری
ایسے ہی نَدان جاہ آج لو نہ آیو گیان کہیو نہ تجی اجان اَنیو سُبھا وری

بھر یو آپرادہ بَتو دُرت نَہ تَل آدہ شاہ مردان جو بھروسی ایک اوری
پربھو تادر نہ چینہو نہ پہچانا ان من میری اس میرے دل نے
ایک چھن ایک ساعت بید کتب سادی پُران کتب تاریخ کیونہ کیا نہین
چیت چاو دل سے آرزو تج چھوڑکر دوآر دوآر ایس خدا
تُو آیو سیس سجدہ کیا مانس کو انسان کا باوری دیوانہ ندان
نادان بھر لیو اپرادہ پہ از گناہ تل اوہ بمقدار نیم کنجد حاصل کبت
اے دل تونے اللہ کو نہ پہچانا اور کتب سادی و مذہبی کیطرف میلان نہ کیا
بلکہ دروازہ خدا کو چھوڑ کر دروازہ انسان پر سر جھکایا اور بند شکم مین گرفتار
ہو کر بے حیا و بے غیرت ہو گیا با این ہمہ حال تا حال اپنی عادت کو اے نادان
نہین چھوڑتا اور باوجود سرزد ہونے بڑے بڑے گناہون کے بمقدار
نیم کنجد بہی نہین ڈرتا اور ہوش مین نہین آتا بہرحال یا شاہ مردان ایک
آپکا بھروسا ہے +

بشر بدہ بنود ہا کبت

اُوچک ہین آی بال نین نہار لال بیٹھہ گی تنہہ کال آپ کو چھپاے کے
چنچل چیتون چیت چبین ہر رسلین کون گرگری کیل بھون مرجھای کے
تاہی سے پیی پاس آڈ آڈ سکھین کی آدن تیہ کی رہی ہے چھب چھای کے
بادک جیون چوٹ کی ڈرت پھر اوڈ اوٹ مرگ لوٹ پوٹ ہین کھوج تت جای کے

اوچک ناگاہ بال عورت نہار دیکھ لال شوہر گرگری سخت کیل سیخ آہنی بھون ابرو سے مرجھای کے پژمردہ کرکے بادک مرد شکاری ڈرت پوشیدہ اوڈ اوٹ پس پردہ لوٹ پوٹ مضطرب تیان کھوج سراغ حاصل کیت اس نایکا نے ناگاہ آکر اپنے تیر نگاہ سے طالب کو مجروح کیا اور فرط حیا سے بزمرۂ عورات آپکو چھپاکر پوشیدہ بیٹھہ گئی اے رسلین اول تو تیر نگاہ ہی جگر دوز لگا دوم سخی خار ہا سے ابرو نے حالت بیخودی طالب پر طاری کی مثال اسکی اسطرح پر خوشنما ہے کہ جیسے شکاری شکار پر حربہ کاری کرکے اول پوشیدہ ہوجاتا ہے اور پھر پوشیدہ پوشیدہ جہان وہ شکار بسمل ہوتا ہے سراغ رسان پہونچتا ہے ایسے ہی یہہ مطلوبہ حسب خواہ شکار مار کر پس پردہ دیگر عورات پوشیدہ ہو گئی ہے ÷

ترنای اگم ریت برنیو کبت

آوت بسنت ترنای ترترلی کی بات گات آترنای دوت بینت ہی
بکست سمن بن سپھل ار وج ہوت بھنوت بھنورجیت راکھہ رس پریت ہی

گھور گھٹا گنٹھہ بہاس باس انگ کی سباس پرم پرکاش کریت پران چیت ہی
رت بسنس گی تین نہ بہاوین رسلین دوا جوبن کی ریت سوئی جوبن کی رت ہے
بسنت نام فصل بہار ترناٸی جوانی تر درخت ترنی نوجوان عورت پات برگ
گات جسم ارناٸی سرخی دورت دوان بینیت پاک پکت
شگفتہ سمن گل من دل سیھل پھر بار اروج پستان
بھنوت بلاگردان بھنور زنبور سیاہ چیت دل رس عصارہ
پیریت محبت گھور و دیکھو گنٹھہ گرہ بہاش ظہور باس
خوشبو انگ جسم سباس خوشبو پرم پرکاش زیادہ روشن
لیت لیتی پران چیت جان وہوش رت فصل بیس عمر بن
جنگل جوبن نوجوانی ریت طریق حاصل کبت رسلین کہتے ہین کہ
آمد فصل بہار صحرا اور عنفوان شباب محبوبہ دلربا مد متقابل ہے یعنی زمانہ بہار
مین اشجار پر برگ و بار اور عورت کی جوانی مین ملاحت حسن و خوبی پستان
نمودار وہان صحرا مین شگفتگی غنچہ گل یہان عورت کی شگفتگی شگوفہ دل وہان
زنبور سیاہ سرگردان یہان دلہاے مردم قربان وہان جوش مستی یہان
محبت کی چیرہ دستی وہان عقود دشا خہاے اشجار مین خوشبو یہان جوش جوانی
سے جسم محبوبہ مشکبو وہان بہار آرایندہ گلہا یہان خوبی جوانی فریبندہ دلہا
لیکن وہان خزان آتی اور یہان جوانی جاتی پر دونون خوشنما نہین ہین

مرسیا دہیرا ادہیکر کبت

رات کو بتی جیون پرات آئی سلین تہہ کال تو لی لال انکہیات لگہ پیاری کون

نین سنکہمل دیو سہو تو دیجیے سکہہ کوک سم ٹار رین برہ ہماری کون

تب آ ون کنیہین گہات نین میری ہین پرات کیسی کر ہیرون تو گہا جیاری کون

بام کہیو جانی ہم اندرانی تہین سو اب چند ران ہی ہون درگنہین تہاری کون

پرات صبح کال وقت نین سنکہہ چار چشم کوک سرخاب کہ تمام

شب نر و مادہ مین ہمیشہ جدائی رہتی ہے اور تمام روز وصال رین رات

برہ ہجر اندرانی نام زوجہ راجہ اندر حاصل کبت اس ناکا کا

طالب شب بجانہ زن انباغ[له] بسر کرکے علے الصباح اسکے پاس آیا یہ اسکو شمگین

اور آنکہہ نیچے کئے ہوئے دیکہکر کہتی ہے کہ اگرچہ رات مجہکو مثل سرخاب بحالت

فراق گذری مگر اب دنین تو لطف چار چشمی کا حاصل ہوا افسوس کہ رات کو

زنان انباغ نے میرے ساتہہ گہات کی اور اب صبح کو آپکی آنکہین زیادہ

آمادہ گہات ہین کہ سامنے نہین ہوتین کسطرح سے آپکے چہرہ کو دیکہون پس

معلوم ہوا کہ تاحال چہرہ میرا مثل اندرانی کے تہا کہ تمہاری آنکہین مثل اندر

کے ہر وقت اوسکو بہ تمنا دیکہا کرتی تہین اور اب شاید مثل ماہ ہو گیا کہ آپ

کی چشم کنول جسکے مقابلہ مین مثل غنچہ سربستہ کے ہوئی جاتی ہین ؛

رت دوتی سنایو مانی کو ناکو کبت

بدن تی چند تہان راہ بار دیکہت نین مرگ پلو ادہر تہان آہی

۱۰ اسا کیر ڈگر سلین دانت داڑہی مین ہو کر یو ڈوم راجی بنگی سراہی

له بعنی ادونن کردوشامل باشند مرد دیگر را انباغ باشند بہندی سوت گویند ۱۲ کذا فی البرہان

کبت سنگھ گج گت ہین تین پنکھی پاتین یہہ بات آن ہین اد گاہی
اپتی سب ستر توتن آی متر ہہی تو کون سنج متر سنگ ستر نا نہ چاہی
بدن چہرہ چندماہتاب راہ راس بار موئے مرگ آہو پلو برگ
ادہر لب ناسا بینی کیر طوطا دیگ نزدیک داڑمی انار گریو
گردن روم راجی سیلے موی نرم شکم پنکھی مادہ ار کٹ کمر سنگھہ
شیر دیو نہ گج فیل گت چال ستر دشمن متر دوست حاصل کبت

اس نایکا لول کو مصاحبہ دلالہ سمجہاتی ہے کہ تیرے چہرہ ماہ کے نزدیک موئے سر مثل ستارہ راس کے کہ جو دشمن ماہ ہے موجود ہین اور چشم آہو کے نزدیک برگ لب کہ جو خورش آہو ہے موجود ہین اور بینی طوطی صفت کے مقابلہ مین دندان جو مثل انار خورش طوطے ہین موجود ہین اور موی نرم زیر شکم کہ جو مثل مار ہین اوسکے مقابلہ مین گلو طاوس صفت کہ جو دشمن مار ہے موجود ہے اور روش مستانہ مثل فیل کے قریب کمر یوز کہ جو دشمن فیل ہے موجود ہے پس جس حالت مین کہ یہہ تمام دشمن یکدگر تیرے جسم مین فراہم ہوکر باہم دوست ہو گئے تجھکو تیری دوست سے دشمنی کرنا نا مناسب ہے یہہ خشک مزاجی اپنے دیگر زنان اتباع کے دلمین ڈالدے ۰ [۱] بمعنی سوت

سانت رس کبت

تیری منو رتھہ کو ہوت ہی سین لوک تو نہین ہوی اکاش کرت نہ تادوت ہے
تو نہین جاردو تو سیل تر پس پنجہی ہوت تو نہین ہوں سکہہ بوجی کوت اور کت ہے

تونہین بن ناری بہرتا کی رسلین ہوت تونہین ہوی کی ستر لیت آین تین لوک ہے
جاگ پرین جہونہو جیون سپن لوک ہوت تونہین آتما بچاری لوک جات کو ہوت ہے
منور تہہ مطلب و ارادہ سین اشارہ لوک دنیا اکاش آسمان نکہت
ستارہ اودت روشنی جار و تتو اربعہ عناصر سیل کوہ تر
درخت پس چرند پنچھی پرند میگھہ ابر سیاہ پوجی دیتا ہے گوت
بعد حساب اگوت بے حساب بن ناری عورت ہوکر بہرتا شوہر سلین
محو ستر دشمن آتما جلوۂ حق لوک دنیا حاصل کبت اس کبت مین
رسلین توحید بیان کرتے ہین کہ تیرے ارادہ کے اشارہ سے دنیا ہوتی ہے
اور توہی آسمان ہوکر ستارگان کو روشن کرتا ہے اور توہی اربعہ عناصر
وکوہ و درخت و چرند و پرند ہوتا ہے اور توہی ابر سیاہ ہوکر باران بحد
حساب و بے حساب دیتا ہے اور توہی بپیرایۂ عورت مین مرد کا راحت رسان
ہے اور توہی انجام مین بقالب فنا دشمن جان پس حالت بیداری مین جیسی
حالت خواب نزدیک عوام نامعتبر ہے ویسے ہی اوسکی شان جاننے والون
کے نزدیک یہہ دنیا خواب و خیال ہے ۞

نرت برنن کبت

بسن بنای لٹ آنن پی لٹکای کا جر لگای جیکہہ بان تکہہ کہای کی ؛
تال جہنکای بین مردنگ ملای نرتکار گون ملای سب سنگت آجای کی ؛
ہاتہن آو دہای کسٹ گر پو لچکای دوا و بہو نہین نچای اب بین ہشکای کی ؛
نیور سجای جب بہای سون جہرت پای لاگت ہی گت آی تیری یک دہای کی

بسن بارجہ آنن چہرہ چکھہ آنکھہ بین و مردنگ نام ساز نتکار
سازندہ اچاچی آراستہ کٹ کمر گریو گردن لچکائی خم کرکے نین
آنکھہ نیوور زنگولہ پگ قدم حاصل کبت اس کبت مین رسلین
رقص کا بیان کرتے ہین کہ وہ نازنین جب بارچہ رقص زیب بدن کرکے
اور لٹ بالون کو چہرہ پر لٹکاکر کاجل لگاکر پان کہاکر تال جہنکاکر بین مردنگ
ملاکر سازندگان کو بلاکر رقص کرتی ہے اور ہاتہون کو اوٹہاکر کمر اور گردن
کو لچکاکر عشوہ و غمزہ سے زنگولہ بجاکر قدم کو باندازِ زمین پر رکہتی ہے
اوسوقت گت خود دوڑکر اوسکے قدمون پر آکر گرتی ہے ؛

سید برکت اللہ قدس سرہ وے از کملاے فقہا ہست گاہے میل
بشعر ہندی می نمود و معنی عرفان را بزبان ہند ادا می فرمود پیم پرکاس
نام رسالہ دارد مشتمل بر دوہا و کبت و بشنپد و ڈہرپد وغیرہ کہ در مردم
دایرست پیمی تخلص می کرد قدرے از اشعارش ثبت می شود ؛

دوہا

چکھہ جوگی کنٹھا گرین ارن سیام اور سیت
آنسو بوند سمرن لیئین درسن بہچّھا سیت

چکھہ جوگی چشم جوگی کنٹھا گرین کنٹھہ در گلو ارن سرخ سیام سیاہ
سیت سفید آنسو بوند قطرات اشک سمرن حصہ چہارم تسبیح درسن بہچھیا
خیرات دیدار سیت واسطے حاصل دوہا چشم مرتاض کنٹھہ دانہ ہاے
سرخ و سیاہ و سفید کا گلے مین پہنے ہوئے اور قطرات اشک کی تسبیح
لیئے ہوئے خیرات دیدار کے خواستگار ہین ؛

دوہا

پیمی ہندو ترک مین ہر رنگ رہو سمائے

دیول اور مسیت مون دیپ ایک ہین بھائی

پیمی نام شاعر ہندو ہنود ترک اہل اسلام ہر رنگ جلوہ حق دیول بتخانہ مسیت مسجد حاصل دوہا اے پیمی ہندو مسلمان دونون مین جلوہ حق موجود ہے جیساکہ چراغ ہاے بت خانہ و مسجد دونون جگہہ مین ایک ہی جلوہ ہے

دوہا

انٹیا تن کی اینٹھی من پٹوا بھیو مور ؛

سورجہاوی گرگیان سون نہی پیم کی ڈور

انٹیا کلاوہ تن جسم اینٹھی اولجھا ہوا پٹوا پٹوہ گیان معرفت پیم محبت حاصل دوہا کلاوہ اس جسم ابتر و الجھے ہوئے کے سلجھانے کو دل میرا پٹوہ ہوا ہے پس سلجھاتا ہے دست معرفت سے اور بناتا ہے ڈور محبت کو ؛

دوہا

من پنچھی تن پنجرا آپانچ بھرو آمول

پیار جو پور وکر دیو تو ہین تو ہین بول

من دل پنچھی پرند تن جسم پنجرا قفس پانچ بھرو پرازخوبی

اصول بلا قیمت حاصل دوہا اے پرند دل اس تعش جسم بیش قیمت پر از خوبی مین تیرے پیارے یعنی مالک نے جملہ سامان آسایش مہیا کر دیا ہے پس تو بہی بہ صنعت دل ہر وقت ہمہ اوست ہمہ اوست کی آواز کر ؛

دوہا

ہم دیپک تم ہو پتنگ اجگت کہی سُناے
بن دیکہی نہین رہ سکہون دیکہین سے ہو نجاے

دیپک چراغ پتنگ پروانہ اجگت مثال اموزون حاصل دوہا تم چراغ ہو اور مین پروانہ اگرچہ یہ مثال ناموزون ہے مگر حاصل مدعا میرا یہہ ہے کہ مین مثل پروانہ بلا دیدار ضبط نہین کرسکتا اور بر وقت دیدار جدا نہین رہ سکتا ؛

دوہا

ہون چکی وا سندہ کی جہان نہ سورج چند
رات دیوس نہین ہوت ہی نا دکہ نا ہہ انند

چکی مادہ سرخاب سندہ دریاے شور سورج چند آفتاب ماہتاب رات دیوس شب و روز دکہہ رنج انند خوشی حاصل دوہا سرخاب دریا کے کنارہ پر رہتا ہے اور شب کو درمیان نر و مادہ رنج جدائی ہوتا ہے اور دن کو خوشی وصال سید برکت اللہ فرماتے ہین کہ ہم چکی یعنی سرخاب اوس دریا سے قدم کے ہین کہ جہان چاند سورج رات دن رنج و خوشی کچہہ نہین ہے ؛

دوہا

مَن پَارَا تَن کِی گھڑِی گیَان دِیَان رَس مُوئے
برَمھہ اگن سُون پھونکڈِی نِرمَل کُندَن ہُوئے

من دل پارا سیماب تن جسم گھڑی گھڑا گیان معرفت دیہان مراقبہ رس شیرہ موی ملاکر برمھہ اگن حق بینی نرمل خالص حاصل دوہا کیمیاگر نقرہ وطلا بناتے ہین اور نسخہ کو نہایت پوشیدہ رکھکر جان سے زیادہ عزیز جانتے ہین سید برکت اللہ نسخہ طیاری کندن کو کہ جو طلا سے بیش قیمت ہے علانیہ بنظر فیض عام بیان کرتے ہین کہ دل سیماب کو بوتہ جسم مین بعصارۂ معرفت و مراقبہ ترکرکے آتش ہمہ اوست سے آنچ دو خالص کندن بنجایگا

جَہَان پِریت تھَان بِرہ ہَی جَہَان سُکھہ دُکھہ کَر دیکھہ
جَہَان پھُول تھَان کانٹ ہَی جَہَان دَرِب تھَان سیکھہ

پریت محبت برہ مفارقت درب دولت سیکھہ مارسیاہ حاصل دوہا جہان محبت ہے وہان مفارقت ہے اور جہان خوشی ہے وہان رنج ہے جہان گل ہے وہان خار ہے جہان دولت ہے وہان مار ہے ؛

دوہا

جَم جَن پُورا ہُوی تُون دُورہِت گھیرت آن ؛
ہَم تو تَب ہین دیٔ چُکی پِرآن نَاتھہ کو پرآن ؛

جم ملک الموت جن مت پورا دیوانہ پران ناتھہ جان آفرین